ازعدالت عظمیٰ

ریاست اتر پردیش
بنام
سابر علی اور دیگران۔

[ایم۔حدایت اللہ اور این۔راجگو پالا آیانگر، جے۔جے۔]

اتر پردیش پرائیویٹ فاریسٹ ایکٹ (1949 کا VI) کے تحت فوجداری مقدمے کی سماعت-فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے ذریعے صرف دوسرے یا تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کے ذریعے جرائم کی سماعت کے لیے التزام-جنرل کی توثیق اور خصوصی دفعات-ضابطہ فوجداری،1898 (1898 کا ایکٹ 5)،دفعات۔28 اور 29(1)۔

ضلع مجسٹریٹ کی شکایت پر مدعا علیہان پر دفعہ کے تحت جرم کا مقدمہ چلایا گیا۔15 (1) اتر پردیش پرائیویٹ فاریسٹ ایکٹ،1949۔پہلے مدعا علیہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے ایک املی کا درخت مدعا علیہ نمبر 2 کو مجاز اتھارٹی سے اجازت حاصل کیے بغیر اسے کاٹنے اور ہٹانے کے مقصد سے فروخت کیا اور مدعا علیہ نمبر 2 کے خلاف یہ تھا کہ اس نے درخت کو گرا کر ہٹا دیا۔شکایت کو ایک مجسٹریٹ سے دوسرے مجسٹریٹ کو منتقل کر دیا گیا جب

تک کہ یہ سیکنڈ کلاس کے مجسٹریٹ مسٹر اپادھیا کی فائل پر نہ آ جائے۔ اس کے تمام شواہد ریکارڈ کرنے اور دونوں مدعا علیہان کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد، مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کے اختیارات اسے تفویض کیے گئے۔ اس کے بعد، اس کے فیصلے سے مدعا علیہان کو مجرم پایا گیا اور انہیں 50 روپے فی جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی گئی۔ یا ایک ماہ کے لیے سادہ قید سے گزرنا۔ اپیل پر، جسے بعد میں نظر ثانی میں تبدیل کر دیا گیا، ایڈیشنل سیشن جج نے ہائی کورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے سفارش کی کہ مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کے سامنے مقدمے کی سماعت کو کالعدم قرار دیا جائے کیونکہ اس کے پاس جرم کی سماعت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ اس حوالہ کی سماعت جے ملانے کی، جن کی رائے تھی کہ مقدمہ مناسب تھا لیکن چونکہ اسی عدالت کے فیصلے ان کے راستے میں حائل تھے، اس لیے انہوں نے کیس کو بڑے بنچ کے حوالے کر دیا۔ اس کیس کی سماعت ڈویژن بنچ نے کی تھی اور فاصل جج آپس میں اختلاف کرتے تھے۔ مسٹر جسٹس نگم کا خیال تھا کہ مقدمے کی سماعت درست تھی لیکن مسٹر جسٹس سنگھ ان سے متفق نہیں تھے۔ اس کے بعد کیس مسٹر جسٹس ورما کے سامنے رکھا گیا جنہوں نے مسٹر جسٹس سنگھ سے اتفاق کیا اور مدعا علیہان کو دی گئی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

مسٹر جسٹس نگم کی رائے کے مطابق جس نے ملا، جے کے ذریعے دیے گئے آرڈر آف ریفرنس سے حمایت حاصل کی، فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کو دفعہ کے تحت جرم کی سماعت سے روکنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ 15 (1) ایکٹ کے تحت، کیونکہ ضابطہ فوجداری کے شیڈول III کے تحت مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کے عام اختیارات میں سیکنڈ کلاس کے مجسٹریٹ کے عام اختیارات شامل ہیں۔ دوسرے نظریہ کے مطابق، فاریسٹ ایکٹ دوسرے اور تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کو دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے اور اس میں کسی بھی اعلی مجسٹریٹ کا دائرہ اختیار شامل نہیں ہے۔ سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل پر:

منعقد:(i) سیکشن کے دوسرے ذیلی حصے کے الفاظ۔15 مجسٹریٹ کے عام اختیارات کے نسخے کے ذریعہ ایکٹ کا یا غیر موثر قرار نہیں دیا گیا۔امداد طلب کرنے کے لیے شیڈول III سیکشن کی دفعات فراہم کرے گا۔دفعہ 29 ضابطہ فوجداری کا کم از کم ان معاملات میں بے کار اور بیکار جہاں دوسرے شیڈول کا دوسرا حصہ لاگو ہوتا ہے۔کون سا سیکشن۔15 (2) کسی خاص عدالت کو مقرر کرنا اور سیکشن کے الفاظ کو مدنظر رکھنا ہے۔29 (1) کوئی دوسری عدالت دفعہ کے تحت جرائم کی سماعت نہیں کرسکتی۔15 (1) اگرچہ ان عدالتوں کے اختیارات دوسرے اور تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کے اختیارات سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔دوسرے شیڈول میں ہی، جو تعزیرات کے علاوہ قانون کے تحت جرائم کے مقدمے کی سماعت کے لیے عدالتوں کو تجویز کرتا ہے، خارج کر دیا گیا ہے، تیسرا شیڈول بالواسطہ طور پر ایک ہی نتیجہ نہیں لا سکتا۔لہذا تیسرے شیڈول کی دفعات کو عام اختیارات کی وضاحت کے لیے لیا جانا چاہیے نہ کہ جرائم کی سماعت کے لیے دائرہ اختیار پیدا کرنے کے لیے جو دوسرا شیڈول کرتا ہے۔

(ii) ضابطے کی اسکیم کو سیکشن کی دفعات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔دفعہ 15 ایکٹ کے سیکشن کے تحت جرائم کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔15 کسی مجسٹریٹ کے ذریعہ قابل سماعت نہیں ہیں جیسا کہ اگر دوسرا شیڈول لاگو ہوتا۔اس لیے ان پر ایسے مجسٹریٹ مقدمہ چلا سکتے ہیں جن کا نام دوسرے ذیلی سیکشن میں دیا گیا ہے۔اس کا انعقاد کرنے کی اچھی وجہ ہے، کیونکہ دوسرے یا تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کی طرف سے سزا، جیسا کہ معاملہ ہو، اپیل کے لیے کھلا ہے جبکہ فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کی طرف سے سزا اور 50 روپے کے جرمانے کی سزا یا روپے کے جرمانے کے تحت۔روپیہ 200 /سمری مقدمے کی سماعت کے بعد اپیل قابل

اپیل نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی صورت حال ہے جس پر غور کیا جانا چاہیے۔اس معاملے میں اس کی مضبوطی سے وضاحت کی گئی ہے۔اگر مجسٹریٹ کو مقدمے کی سماعت کے دوران فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے اختیارات نہیں دیے جاتے تو اسی فیصلے کے خلاف اپیل کی جاتی۔جواب دہندگان سے اپیل کا حق چھین لیا گیا۔کسی بھی صورت میں، سیکشن کے واضح الفاظ کے پیش نظر۔ دفعہ 29 (1) ,ان مقدمات کی سماعت کسی نامزد عدالت کے سامنے ہونی چاہیے تھی۔15 (2) اور چونکہ مقدمہ ایک مجسٹریٹ کے سامنے تھا جسے جرم کی سماعت کا اختیار نہیں تھا اس لیے دفعہ کے تحت کارروائی کو صحیح طور پر کالعدم قرار دے دیا گیا۔ دفعہ 530 (پی) اور ضابطہ فوجداری۔

جڈو بمقابلہ ریاست، اے آئی آر، 1952 All 872 اور ہربنس سنگھ بمقابلہ ریاست، اے آئی آر 179All1953 ،حوالہ دیا گیا۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: 1962 کا مجرمانہ درخواست نمبر 193۔1961 کے فوجداری حوالہ نمبر 21 میں لکھنؤ میں الہ آباد ہائی کورٹ (لکھنؤ بنچ) کے 12 مارچ 1962 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے او پی رانا، عتیق رحمان اور سی پی لال۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

24 مارچ 1964۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

حدایت اللہ، جے.- الہ آباد ہائی کورٹ (لکھنؤ بنچ) کی طرف سے 12 مارچ 1962 کے اس کے حکم کے خلاف دی گئی سرٹیفکیٹ کی طرف سے اپیل ہے جس میں سیکشن کے تحت ایک جرم کے لیے مدعا علیہان کے مقدمے کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔15 (1) اتر پردیش

پرائیویٹ فاریسٹ ایکٹ (1949 کا VI)۔ یہ مقدمہ 11 فروری 1959 کو ضلع مجسٹریٹ بہرائچ کی شکایت پر شروع ہوا۔ پہلے مدعا علیہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے ایک املی کا درخت مدعا علیہ نمبر 2 کو مجاز اتھارٹی سے اجازت حاصل کیے بغیر اسے کاٹنے اور ہٹانے کے مقصد سے فروخت کیا اور مدعا علیہ نمبر 2 کے خلاف یہ تھا کہ اس نے درخت کو گرا کر ہٹا دیا۔ شکایت کو ایک مجسٹریٹ سے دوسرے مجسٹریٹ کو منتقل کر دیا گیا جب تک کہ یہ مسٹر ٹی بی اپادھیا کی فائل پر نہ آ جائے جو سیکنڈ کلاس کے مجسٹریٹ تھے۔ مسٹر اپادھیا کے تمام شواہد ریکارڈ کرنے اور دونوں مدعا علیہان کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد انہیں مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کے اختیارات دیے گئے۔ اس کے بعد اس نے مقدمے میں فیصلہ سنایا اور مدعا علیہان کو مجرم پایا اور انہیں 50 روپے جرمانہ ادا کرنے کی سزا سنائی۔ ہر ایک یا ایک ماہ کے لیے سادہ قید سے گزرنا۔ مدعا علیہان نے ایڈیشنل سیشن جج، بہرائچ کے سامنے اپیل دائر کی جسے بعد میں نظر ثانی میں تبدیل کر دیا گیا۔ فاصل ایڈیشنل سیشن جج نے ہائی کورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے سفارش کی کہ مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کے سامنے مقدمے کی سماعت کو کالعدم قرار دیا جائے کیونکہ اس کے پاس جرم کی سماعت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اس حوالہ کی سماعت ملا، جے نے کی جو جڈ واور دیگر بمقابلہ ریاست، (') میں بیگ، جے کی رائے سے متفق نہیں تھے جس پر ایڈیشنل سیشن جج نے بھروسہ کیا تھا۔ بیگ، جے نے بعد کے معاملے میں بھی یہی نظریہ اختیار کیا تھا۔ ہربنس سنگھ اور دیگر بمقابلہ ریاست۔ () جے ملا کی رائے تھی کہ مقدمے کی سماعت مناسب تھی، لیکن چونکہ یہ فیصلے ان کے راستے میں حائل تھے، اس لیے انہوں نے کیس کا حوالہ ایک بڑی بنچ کو دیا۔ اس کیس کی سماعت بی این نگم اور جے جے ایس ڈی سنگھ پر مشتمل ڈویژن بنچ نے کی۔ فاصل جج آپس میں اختلاف کرتے تھے: مسٹر جسٹس نگم کا خیال تھا کہ مقدمے کی سماعت درست ہے لیکن مسٹر جسٹس سنگھ ان سے متفق نہیں تھے۔ اس کے بعد کیس مسٹر جسٹس ورما کے سامنے رکھا گیا

جنہوں نے مسٹر جسٹس سنگھ سے اتفاق کیا۔ نتیجے کے طور پر، مدعا علیہان کو دی گئی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ تاہم، اس کیس کو ہائی کورٹ نے اپیل کے لیے موزوں قرار دیا تھا اور موجودہ اپیل دائر کر دی گئی ہے۔

دونوں میں سے کون سا نظریہ درست ہے، یہ اس اپیل کا مختصر سوال ہے۔ اتر پردیش پرائیویٹ فاریسٹ ایکٹ کی دفعہ 15 (2) دوسرے اور تیسرے درجے کے مجسٹریٹ پر پہلی ذیلی دفعہ کے تحت جرائم کی سماعت کا دائرہ اختیار فراہم کرتی ہے۔ موجودہ مقدمے کی سماعت فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کے ذریعے کی گئی تھی، اور اگر اس میں جرم کی سماعت کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا تو دفعہ کے تحت کارروائی کو صحیح طور پر کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔ دفعہ 530 (پی) کوڈ آف کریمنل پروسیجر۔ مسٹر جسٹس نگم کی رائے کے مطابق، جس میں ملا، جے کی طرف سے دیے گئے حوالہ کے حمایت کے حکم کو پایا گیا ہے، فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کو دفعہ کے تحت کسی جرم کی سماعت سے قبل کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ 15 (1) ایکٹ کے، کیونکہ کوڈ پروسیجر کے فوجداری III کے شیڈول کے تحت مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کے عام اختیارات میں سیکنڈ کلاس کے مجسٹریٹ کے عام اختیارات شامل ہیں۔ دوسرے نظریہ کے مطابق، فاریسٹ ایکٹ سیکنڈ تھرڈ کلاس کے مجسٹریٹ کو دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے اور اس میں کسی بھی اعلی مجسٹریٹ کا دائرہ اختیار شامل نہیں ہے۔

فاریسٹ ایکٹ کی دفعہ 15 مندرجہ ذیل ہے:--

15 "اس باب کے تحت جرائم اور اس طرح کے جرائم کا مقدمہ اور اس کی سزائیں:--

(1) کوئی بھی شخص جو اس باب کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کرتا ہے یا فاریسٹ آفیسر کی پیشگی منظوری کے بغیر منظور شدہ ورکنگ پلان کے نسخوں سے ہٹ جاتا ہے، اسے پہلے جرم کے لیے ایک سو روپے سے زیادہ کے جرمانے اور ایک ہزار روپے سے زیادہ کے جرمانے یا تین ماہ سے زیادہ کی سادہ قید یا دوسرے یا اس کے بعد کے کسی جرم کے لیے دونوں کی سزا دی جائے گی۔

(2) اس سیکشن کے تحت جرائم کی سماعت سیکنڈ یا تھرڈ کلاس کے مجسٹریٹ کے ذریعے کی جائے گی، اور اس سیکشن کے تحت کارروائی نوٹیفائیڈ ایریا یا جنگل کے زمیندار کی شکایت پر کی جاسکتی ہے جس کے سلسلے میں جرم کا الزام لگایا گیا ہے یا اس طرح کے نوٹیفائیڈ ایریا یا جنگل کے کسی حق دار کے ذریعے یا فاریسٹ آفیسر کے ذریعے یا اس سلسلے میں صوبائی حکومت کے ذریعے خصوصی طور پر بااختیار کسی افسر کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

(3) * * * * * * * * * *

(4) * * * * * * * *

سوال ذیلی حصوں کے پہلے حصے کی تشریح میں سے ایک ہے۔(2) جس میں کہا گیا ہے کہ دفعہ کے تحت جرائم۔15 دوسرے یا تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کے ذریعے مقدمہ چلایا جائے گا۔اس میں " کوئی مجسٹریٹ" کا جملہ استعمال نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی اس میں "فرسٹ کلاس کا مجسٹریٹ" کی وضاحت کی گئی ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا ذیلی دفعہ کے الفاظ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کو خارج کرتے ہیں۔اس کا جواب، ہماری رائے میں، دفعات کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے۔28 اور کوڈ آف کرمنل پروسیجر کے .29 وہ مندرجہ ذیل فراہم کرتے

ہیں:-

دفعہ 28." تعزیرات ہند کے تحت جرائم-اس ضابطے کی دیگر دفعات کے تابع، تعزیرات ہند کے تحت کسی بھی جرم کی سماعت کی جاسکتی ہے-

(a)عدالت عالیہ کی طرف سے، یا

(b)عدالت کی طرف سے، یا

(c) کسی بھی دوسری عدالت کے ذریعے جس کے ذریعے اس طرح کے جرم کو دوسرے شیڈول کے آٹھویں کالم میں قابل سماعت دکھایا گیا ہے۔

دفعہ ".29 دیگر قوانین کے تحت جرائم-(1) اس ضابطے کی دیگر دفعات کے تابع، کسی دوسرے قانون کے تحت کسی بھی جرم کا مقدمہ ایسی عدالت کے ذریعے چلایا جائے گا، جب اس طرح کے قانون میں اس لیے کسی عدالت کا ذکر کیا جائے گا۔

(2) جب کسی عدالت کا ذکر نہیں کیا جاتا ہے، تو اس کی سماعت ہائی کورٹ یا اس ضابطے کے تحت تشکیل شدہ کسی بھی عدالت کے ذریعے کی جاسکتی ہے جس کے ذریعے اس طرح کے جرم کو دوسرے شیڈول کے آٹھویں کالم میں قابل سماعت دکھایا گیا ہے۔ فوجداری ضابطہ اخلاق کی اسکیم یہ ہے کہ یہ تعزیرات کے تحت جرائم کے مقدمے کی سماعت اور کسی دوسرے قانون کے تحت جرائم کے لیے الگ سے التزام کرتا ہے۔ وہ عدالت جوان پر مقدمہ چلاتا ہے کوڈ میں دوسرے شیڈول کے آٹھویں کالم میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ تعزیرات کے تحت جرائم سے متعلق ہے اور دوسرا حصہ کسی دوسرے قانون کے تحت جرائم سے متعلق ہے۔ دوسرے شیڈول میں آخری اندراج کسی بھی دوسرے قانون کے تحت جرائم کے

مقدمے کی سماعت کے لیے فراہم کرتا ہے جس کی سزا ایک سال سے کم قید یا صرف جرمانے سے ہوتی ہے اور انہیں " کسی بھی مجسٹریٹ " کے ذریعے قابل سماعت بنایا جاتا ہے۔ اگر معاملہ دوسرے شیڈول کے تحت ہوتا، تو آخری اندراج بلاشبہ ایک مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس کو سمجھ لیتا۔ لیکن ۔29 اس میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی دوسرے قانون کے تحت جرائم کی سماعت اس عدالت کے ذریعے کی جائے گی جس کا اس قانون میں ذکر ہے اور یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب کسی عدالت کا ذکر نہیں کیا جاتا ہے کہ دوسرے شیڈول کا آٹھواں کالم لاگو ہوتا ہے۔ یہاں ذیلی سیکشن ۔(2) سیکشن ۔15 ان عدالتوں کا ذکر کرتا ہے جن کے ذریعے دفعہ کے تحت جرائم ہوتے ہیں۔ دفعہ 15 (1) سماعت اور دفعہ 29 (1) دوسرے شیڈول کے دوسرے حصے کی درخواست کو خارج کرتا ہے۔ ذیلی سیکشن کے الفاظ ۔(1) دفعہ ۔29 غیر معمولی ہیں۔ ان سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ 'ضابطے کی دیگر دفعات کے تابع' کسی بھی دوسرے قانون کے تحت کسی بھی جرم کی سماعت عدالت کے ذریعے کی جائے گی جب اس قانون میں ایسی عدالت کا ذکر کیا جائے۔ سیکشن کے تحت ایک مقدمہ ۔15 (1) لہذا، مقدمے کی سماعت صرف اس میں نامزد دو عدالتوں یعنی دوسرے اور تیسرے طبقے کے مجسٹریٹ کے ذریعے کی جا سکتی ہے نہ کہ کسی دوسرے مجسٹریٹ کے ذریعے۔ اپیل کنندہ ان الفاظ پر انحصار کرتا ہے ' کوڈ کے دوسرے حامی نظریات کے تابع' اور تیسرے شیڈول کا حوالہ دیتا ہے۔ لیکن یہ شیڈول فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت مجسٹریٹ کے عام اختیارات سے متعلق ہے۔ سیکشن کے دوسرے ذیلی حصے کے الفاظ ۔ دفعہ ۔15 مجسٹریٹ کے عام اختیارات کے نسخے کے ذریعے غیر موثر نہیں بنائے جاتے ہیں۔ امداد طلب کرنے کے لیے شیڈول III سیکشن کی دفعات فراہم کرے گا۔ دفعہ 29 کم از کم ان صورتوں میں جہاں دوسرے شیڈول کا دوسرا حصہ لاگو ہوتا ہے، بے کار اور بیکار۔ کون سا سیکشن ۔15 (2) کسی خاص عدالت کو مقرر

کرنا اور سیکشن کے الفاظ کو مدنظر رکھنا ہے۔29(1) کوئی دوسری عدالت دفعہ کے تحت جرائم کی سماعت نہیں کر سکتی۔دفعہ۔15(1) اگرچہ ان عدالتوں کے اختیارات دوسرے اور تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کے اختیارات سے زیادہ ہو سکتے ہیں۔اگر خود دوسرا شیڈول، جو تعزیرات کے علاوہ دیگر قوانین کے تحت جرائم کے مقدمے کی سماعت کے لیے عدالتوں کو تجویز کرتا ہے، کو خارج کر دیا جاتا ہے، تو تیسرا شیڈول بالواسطہ طور پر ایک ہی نتیجہ نہیں لا سکتا۔لہذا تیسرے شیڈول کی دفعات کو عام اختیارات کی وضاحت کے لیے لیا جانا چاہیے نہ کہ جرائم کی سماعت کے لیے دائرہ اختیار بنانے کے لیے جو دوسرا شیڈول کرتا ہے۔

ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی تھی کہ یہ تجویز کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ سیکنڈ اور تھرڈ کلاس کے مجسٹریٹ بعد کے جرائم کی سماعت کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے اختیارات سیکشن کے تحت ہیں۔دفعہ۔32 مقرر کردہ سزا تک توسیع نہ کریں۔دفعہ 15(1). یہ سوال براہ راست نہیں اٹھتا لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ دو نظریات ممکن ہیں: ایک یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان مجسٹریٹ کے اختیارات کو سیکشن کے تحت مقرر کردہ اختیارات سے آگے بڑھایا جاتا ہے۔ .32 دوسرا یہ ہے کہ ایسے معاملے میں جہاں مجسٹریٹ کو لگتا ہے کہ بھاری سزا دی جانی چاہیے، وہ دفعات کا سہارا لے سکتا ہے۔349 ضابطے کی وضاحت کریں اور مجسٹریٹ کو سفارش کریں جو اس معاملے میں مناسب سزا دے سکتا ہے۔الفاظ "ضابطے کی دیگر دفعات کے تابع" ایسا کرنے کے قابل بنائیں گے۔

اس لیے ہماری رائے میں ضابطے کی اسکیم کو سیکشن کی دفعات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔15 فاریسٹ ایکٹ کے سیکشن کے تحت جرائم واضح طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔15 کسی

مجسٹریٹ کے ذریعے مقدمے کی سماعت کے قابل نہیں ہیں جیسا کہ اگر دوسرا شیڈول لاگو ہوتا۔اس لیےان پر ایسے مجسٹریٹ مقدمہ چلاسکتے ہیں جن کا نام دوسرے ذیلی سیکشن میں دیا گیا ہے۔اس کا انعقاد کرنے کی اچھی وجہ ہے، کیونکہ دوسرے یا تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کی طرف سے سزا، جیسا بھی معاملہ ہو، اپیل کے لیے کھلی ہے جبکہ فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کی طرف سے سزا اور 50 روپے کے جرمانے کی سزا۔ یا اس کے تحت یا روپے کا جرمانہ۔ 200/-سمری مقدمے کی سماعت کے بعد اپیل کے قابل نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ یہ ارادہ کیا گیا ہو کہ اپیل کا حق دیا جائے اوراس لیےان جرائم کا مقدمہ دوسرے اور تیسرے درجے کے مجسٹریٹ تک محدود تھا۔اس کی طرف جسٹس بیگ ہربنس سنگھ اور دیگر بمقابلہ ریاست (1) نے اشارہ کیا اور موجودہ معاملے میں رائے میں جسٹس ورمانے بھی اس کا حوالہ دیا۔ ہماری رائے میں، یہ ایک ایسی صورت حال ہے جسے مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔اس معاملے میں اس کی مضبوطی سے وضاحت کی گئی ہے۔اگر مجسٹریٹ کو مقدمے کی سماعت کے دوران فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے اختیارات نہیں دیے جاتے تو اسی فیصلے کے خلاف اپیل ہوتی۔ جواب دہندگان سے اپیل کا حق چھین لیا گیا۔کسی بھی صورت میں، سیکشن کے واضح الفاظ کے پیش نظر ۔دفعہ۔29 (1) ,ان مقدمات کی سماعت کسی نامزد عدالت کے سامنے ہونی چاہیے تھی ۔دفعہ۔ 15 (2) اور چونکہ مقدمہ ایک مجسٹریٹ کے سامنے تھا جسے جرم کی سماعت کا اختیار نہیں تھا اس لیے دفعہ کے تحت کارروائی کو صحیح طور پر کالعدم قرار دے دیا گیا۔530 (پی) کوڈ آف کرمنل پروسیجر۔اس کے مطابق ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل کے تحت فیصلہ درست تھا۔اپیل ناکام ہوجاتی ہےاور مسترد کردی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and integrity of this document